Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities

(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English

ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)

Home Page: http://www.arjish.com

Approved by HEC in "Y" Category

Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan

Website: www.arjish.com

Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020

This work is licensed under a

Creative Commons Attribution 4.0 International License

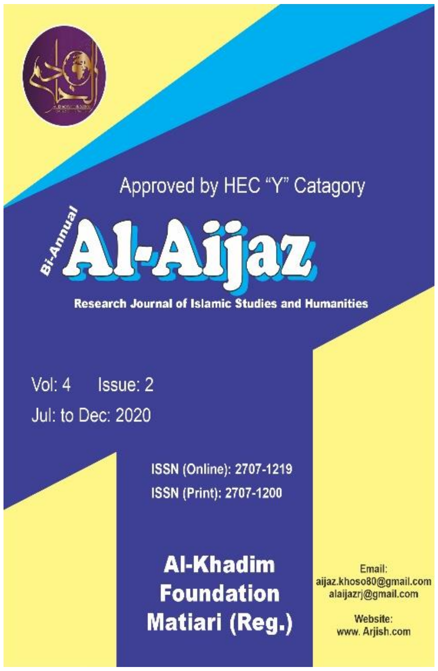

TOPIC:

Review of Specific Laws for Women in Sharia Criminal Law and their Adherence to Statutory Laws

AUTHORS:

1. Dr. Muhammad Ishaq, Assistant Professor Department of Usool ud din University of Karachi.
2. Dr. Muhammad Adil, Theology teacher, Elementary and Secondary education KPK .
3. Owais Anwer, PhD Scholar Department of Usool ud din University of Karachi.

How to cite:

Ishaq, M. ., Adil, M. ., & Anwer , O. (2020). U-19 Review of Specific Laws for Women in Sharia Criminal Law and their Adherence to Statutory Laws. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(2), 299-314.

https://doi.org/10.53575/u19.v4.02(20).299-314

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/223

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 299-314

Published online: 2020-12-20

QR Code

شرعی فوجداری قوانین میں عورتوں کے مخصوص قوانین کا جائزہ اور وضعی قوانین کے ساتھ ان کا تقابل

Review of Specific Laws for Women in Sharia Criminal Law and their Adherence to Statutory Laws

Dr. Muhammad Ishaq*
Dr. Muhammad Adil**
Owais Anwer ***

Abstract
The slogan of gender equality and gender equality is constantly being used today and unfortunately it raises more objections to Islamic injunctions than to women's rights. Although Islam is a compete code of conduct for human life and its rules have taken care of human nature, so in the rules that apply to both men and women, the natural characteristics of both have been taken into consideration. Because of the development of various forms of media today, objections to Islamic injunctions in the name of gender equality are gaining strength. This article seeks to ascertain the validity of these objections and compares the specific provisions of Islamic criminal law regarding women with the existing laws of Pakistan. As a result of this comparison, it has come to light that on the one hand, in some cases, women have been given less rights than men, such as not accepting their testimony in the cases clearly defined by ALLAH (in Qur'an called as حدود اللہ) and the Diyat (دیت) of a woman is equal to half of the Diyat (دیت)of a man etc. On the other hand, in most of the rulings, women are given precedence over men, such as in case of fighting in a war along with men, the renouncement of Qisas or any other charges from women, respite in stoning due to pregnancy, the renouncement of Qisas or any other charges in case of forced compulsion by someone else, renouncement of Diyat (دیت)in Qisamat and the condition of being with a Mehram (محرم) in exile etc., and even where their rights are apparently less evident, there is a clear consideration of their nature in implementing of those laws.
Keywords: Women's Rights, Islamic Criminal Law, Diyat, Qisas, Gender equality

تعارف

اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کی طرح انسانوں کو بھی مرد و عورت کی شکل میں پیدا فرمایا ہے اور ان میں ہر ایک جنس کو مختلف خصوصیات سے نوازا ہے۔ دونوں کو اپنی خلقت و قوت کے مطابق مختلف امور کی انجام دہی کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ ایک طرف مرد پر عورت کا نان نفقہ، رہائش وغیرہ کو واجب فرمایا ہے، جبکہ عورت پر گھریلوں ذمہ داریاں عائد کر دی ہے اور اس کو شوہر کے مال و اولاد کا نگران بنایا ہے۔ خلقت، خصوصیات اور ذمہ داریوں میں اختلاف کی وجہ سے دونوں کے لئے شرعی احکامات میں بھی فرق رکھا گیا ہے، عورت کو بہت سے احکامات میں مردوں کے مقابلے میں نرمی دی گئی اور اس میں اس کے جسمانی ساخت، خلقت و قوت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جبکہ مالی امور میں مرد کو فوقیت دی گئی ہے اور اس میں اس پر عائد ہونے والے مالی ذمہ داریوں کا لحاظ رکھا گیا۔

* Assistant Professor Department of Usool ud din University of Karachi.
** Theology teacher, Elementary and Secondary education KPK .
*** PhD Scholar Department of Usool ud din University of Karachi

ایک عرصہ سے مرد وعورت کی برابری اور جنسی مساوات کا نعرہ لگایا جارہا ہے اور بد قسمتی سے اس میں عورتوں کو حقوق دیئے جانے سے زیادہ اسلامی احکامات کے متعلق اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ اسلام دین فطرت ہے اور اس کے احکامات میں انسانی فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے ،لہٰذا مرد وعورت میں جس کسی پر جو احکامات شرعیہ لاگو ہوتے ہیں ،ان میں دونوں کی فطری خصوصیات کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے۔ چونکہ آج میڈیا کے مختلف صورتوں میں ترقی کے باعث جنسی مساوات کے نام پر اسلامی احکامات پر اعتراضات کو تقویت حاصل ہورہی ہے ،اس لئے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ عورتوں سے متعلق اسلامی احکامات کا جائزہ لیا جائے تاکہ یہ بات سامنے آسکے کہ عورتوں کے حقوق وذمہ داریوں میں ان کی فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھ زیر نظر آرٹیکل میں شریعت اسلامی کے فوجداری قوانین میں سے عورتوں کے ساتھ مخصوص احکامات کو جمع کیا جائے گا اور ساتھ ساتھ پاکستان کے وضعی قوانین کے ساتھ ان کا تقابل کیا جائے گا، تاکہ دیکھا جاسکے کہ اگر ایک طرف ظاہری طور بعض معاملات میں عورتوں کو مردوں سے کم حقوق دیئے گئے ہیں تو دوسری طرف ان کو بعض معاملات میں مردوں پر فوقیت دی گئی ہے اور جہاں ان کے حقوق ظاہراً کم نظر آرہے ہیں ،ان میں ان کی فطرت کا بھرپور لحاظ رکھا گیا ہے۔

زیر نظر آرٹیکل تین اجزاء پر مشتمل ہے ،ابتداء میں مقدمہ ہوگا ،دوسرے حصے میں شریعت اسلامی میں موجود عورتوں کے مخصوص شرعی فوجداری قوانین کو جمع کرکے ،پہلے فقہی لحاظ سے ان قوانین کا پس منظر بیان جائے گا پھر عورتوں کے ساتھ مخصوص احکام پر دلائل سے بحث کی جائے گی اور آخر میں پاکستان کے وضعی قوانین کے ساتھ ان کا تقابل ہوگا۔ آرٹیکل کے اختتام پر بحث سے اخذ شدہ نتائج پیش کئے جائیں گے۔

ذیل میں ان قوانین کے متعلق نمبر وار بحث کی گئی ہے۔

نمبر ۱: رجم میں وضع حمل تک مہلت

مجرم پر حدود اللہ کے اجراء کے لئے یہ شرط ہے کہ جس پر حد قائم کی جارہی ہے وہ حالت صحت میں ہو اور یہ صحت جسم اور عقل دونوں کو شامل ہے یعنی مجرم کا صحیح البدن اور سلیم العقل ہونا لازمی ہے[1]۔

اگر ایک شخص کو مرض لاحق ہے اور اس کو بطور حد کوڑوں کی سزا ہوئی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اس کے صحت مند ہونے کی امید ہے یا نہیں۔ اگر اس کے صحت مند ہونے کی امید ہو تو اجراء حد کو اس کے صحت مند ہونے تک موقوف کیا جائے اور اگر اس کے صحت مند ہونے کی امید نہ ہو تو اس کی حالت کی رعایت رکھتے ہوئے اس پر حد جاری کیا جائے گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض وضعیف شخص پر حد کے اجراء کے متعلق حکم دیا:

"أن يأخذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة"[2]۔

ترجمہ: سو(۱۰۰) تسموں کا ایک گچھہ لے کر اس کو اس گچھے سے ایک ضرب لگاؤ۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کوڑوں کی صورت میں دی جانے والی حد میں مجرم کا اتلاف مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس کو زجر دینا مقصود ہوتا ہے اور حالت مرض میں حد کے اجراء سے اس کی ہلاکت کا خطرہ ہوتا ہے[3]۔ البتہ اگر مجرم محصن ہو اور قاضی نے اس کے رجم کا فیصلہ دیا ہو تو پھر اس کی صحت کا انتظار نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم کی صورت میں حد کے اجراء مجرم کا اتلاف مقصود ہے اور اس میں صحت و مرض برابر ہے[4]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

عورت کے لئے حمل و نفاس مرض تصور ہوں گے اور حیض مرض شمار نہ ہوگا۔ لیکن زنا کا ثبوت گواہی سے ہو تو حمل کا دعویٰ عورتوں کی تصدیق کے بغیر قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر عورتوں نے حمل کی تصدیق کردی تو عورت کو وضع حمل تک قید میں رکھا جائے گا اور اگر زنا عورت کے اقرار سے ثابت ہو تو پھر وضع حمل تک قید نہیں کیا جائے گا[5]۔

اگر حد رجم کی صورت میں ہو تو وضع حمل کے فوراً بعد حد قائم کیا جائے گا اور اگر کوڑوں کی صورت میں ہو تو نفاس کے اختتام تک انتظار کیا جائے گا۔ ایک حدیث مبارک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عورت آئی اور زنا کا اقرار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فإذا وضعت فأتني بها"[6]۔

ترجمہ: جب یہ بچہ جنے تو اس کو (رجم کے لئے) میرے پاس لاؤ۔

اسی طرح اگر عورت کا وضع حمل ہو جائے اور اس عورت کے علاوہ بچے کی کفالت کے لئے کوئی اور موجود نہ ہو تو دودھ چھڑانے تک مہلت دی جائے گی[7]۔ اس کی دلیل ایک حدیث مبارک ہے:

"أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إنها زنت وهي حبلى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهبي حتى تضعي فذهبت فلما وضعت جاءته فقال اذهبي حتى ترضعيه فلما أرضعته جاءته فقال اذهبي حتى تستودعيه فلما استودعته جاءته فأقام عليها الحد[8]"۔

ترجمہ: ایک حاملہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے کہا جاؤ یہاں تک کہ اس بچے کو جنو، تو وہ گئی جب اس نے بچے کو جنا تو پھر آگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ اس کو دودھ پلاؤ تو جب اس کا دودھ چھڑالیا تو پھر آگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ یہاں تک کہ اس کو کسی کے کفالت میں دے دو، جب اس نے بچے کو کسی کے کفالت میں دے دیا تو آگئی اور اس پر حد جاری کردیا گیا۔

تقابل

حدود آرڈیننس جرائم بخلاف مال (نفاذ حدود) ۱۹۷۹ء میں اجراء حد سرقہ طریقہ بیان کرتے کہا گیا:

“If at the time of the execution of Hadd, the authorized medical officer is of the opinion that the amputation of hand or foot may cause the death of the convict ,the execution of Hadd shall be postponed until such time as the apprehension of death

coase[9] ".

ترجمہ: اگر حد پر عمل درآمد کرتے وقت مجاز میڈیکل افسر کی رائے ہو کہ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی وجہ سے مجرم کی موت واقع ہو سکتی ہے تو حد کا اجراءاس وقت تک ملتوی کر دیا جائے گا جب تک موت کا خطرہ ٹل نہیں جاتا۔

وضعی قوانین میں اس مقام پر رجم کے علاوہ دیگر حدود میں تو کسی بیماری کی وجہ سے حد کے اجراء میں تاخیر کا کہا گیا ہے، لیکن خاص طور پر عورت کے لئے کسی رعایت کا ذکر نہیں کیا گیا۔

نمبر ۲: اجراءحد کے طریقہ کار میں عورتوں کے ستر کی رعایت

مرد و عورت دونوں پر حد جاری ہو تو چاہے حد کوڑوں کی صورت میں ہو یا رجم کی صورت میں، بہر صورت مرد و عورت کے اجرائے حد کے طرق میں عورت کی ستر کی خاطر فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔اس فرق کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱)حدود اللہ جب کوڑوں کی شکل میں ہو تو مجرم کے جسم سے ستر کے علاوہ کپڑے ہٹائے جائیں گے[10]۔

(۲)حدود اللہ جب کوڑوں کی شکل میں ہو تو مجرم پر قیام کی حالت میں حد جاری کیا جائے گا[11]۔

(۳)رجم کی صورت میں مجرم کو زمین میں گاڑھے بغیر رجم کیا جائے گا[12]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

(۱)عورت پر حدود اللہ کی اجراء کے وقت اس کے کپڑے نہیں ہٹائے جائیں گے[13]۔

(۲)عورت کو بٹھا کر اس پر حد جاری کیا جائے گا[14]۔

(۳)عورت کو رجم کرتے وقت سینے تک زمین میں گاڑھا جائے گا[15]۔

تقابل

حدود آرڈیننس جرم زنا(نفاذ حد)۱۹۷۹ء میں حد کے اجراء کے طریقہ کار کا ذکر نہیں کیا گیا۔

نمبر ۳: عورت کو محرم کے بغیر جلاوطن نہیں کیا جائے گا

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حد زنا جب کوڑوں کی صورت میں ہو تو اس کے ساتھ ایک سال کی جلاوطنی کو بطور حد جمع کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ احناف کے نزدیک بطور حد کو جلاوطنی کو کوڑوں کے ساتھ جمع کرنا جائز نہیں[16]۔البتہ امام کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ اگر کوڑوں کے بعد مناسب سمجھے تو بطور تعزیر مجرم کو جلاوطن کرے[17]۔ لیکن یہ سزا بطور حد نہیں ہو گی بلکہ تعزیراً ہو گی۔یہی وجہ ہے کہ اس کا اختیار امام کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

احناف تو چونکہ جلاوطنی کے بطور حد سزا ہونے کے قائل نہیں،اس لئے وہ تو عورت کے مجرم ہونے کے معاملے میں جلاوطنی کو سزا ہی نہیں

سمجھتے، جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت کو صرف اس صورت جلاوطن کیا جائے گا کہ جب اس کے محرم مرد ہو جو اس کے ساتھ جلاوطنی کا سفر کریں اور اگر کوئی محرم مرد موجود نہ ہو تو صرف کوڑوں پر اکتفا کیا جائے گا اور جلاوطنی کی سزا ساقط ہو گی[18]۔

تقابل

حدود آرڈیننس جرم زنا (نفاذ حد) ۱۹۷۹ء میں زانی کے لئے دو ہی سزاؤں یعنی سو کوڑوں اور رجم کا ذکر ہے اور جلاوطنی کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا، لہٰذا اس مقام پر وضعی قوانین میں عدالت کو مذکورہ دونوں سزاؤں کے علاوہ کسی سزا کا اختیار نہیں۔

نمبر ۴: عورت پر اکراہ کیا جائے تو اس سے حد ساقط ہو گی

اکراہ سے مراد یہ ہے کہ کسی کو امر میں اہلیت کی موجودگی میں اختیار سے محروم کر کے اس کی رضا کے بغیر زبردستی کوئی کام کرا لیا جائے[19]۔ اکراہ کے معتبر ہونے کی دلیل یہ حدیث مبارک ہے:

"إن الله عز وجل تجاوز لأمتي عن الخطأ والنسيان وما استكرهوا عليه[20]"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے نسیان، خطا اور اکراہ پر در گزر کیا ہے۔

اکراہ کے معتبر ہونے کی دو شرائط ہیں: پہلا یہ کہ مکرہ (مجبور کرنے والا) جو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے رہا ہو، وہ اس کے کرنے پر قادر ہو جیسے امام ہر طرح کے نقصان پہنچانے کا قادر ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ مجبور بننے والے کو یہ غالب گمان ہو کہ اگر وہ مطلوبہ کام کرنے سے انکار کر دے تو مکرہ (مجبور کرنے والا) اسے مذکورہ نقصان پہنچا سکتا ہے[21]۔

اکراہ کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم یہ ہے کہ کسی جسمانی نقصان کا اندیشہ ہو جیسے قتل، عضو قطع ہونے یا ضرب مبرح جس سے عضو تلف ہونے کا خدشہ ہو وغیرہ۔ دوسری قسم یہ ہے کہ قید یا ضرب یسیر کی دھمکی دی جائے[22]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

مکرہ علی الزنا (جس کو زنا پر مجبور کیا گیا ہو) پر ثبوت کے باوجود حد جاری نہیں کیا جائے گا۔ اکراہ کے ثبوت میں مرد و عورت کے حکم میں فرق کیا گیا ہے۔ عورت کو زنا پر مجبور کیا جائے تو تمام ائمہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہیں ہو گی[23]۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص نے کسی متعین عورت سے زنا کا اقرار کیا اور عورت نے اکراہ کا دعویٰ کیا تو اس کا یہ دعویٰ قبول کیا جائے گا اور مرد کو حد زنا لگائی جائے گی جبکہ عورت حد زنا سے محفوظ رہے گی[24]۔

تقابل

تعزیرات پاکستان دفعہ ۳۷۶ میں زنا بالجبر (Rape) کی سزا بیان کرتے ہوئے کہا گیا:

"Whoever commits rape shall be punished with death or imprisonment of either description for a term which shall not be less than ten rears or more, than twenty-five years and shall also be liable to fine[25]".

ترجمہ: جو شخص زنا بالجبر کا مرتکب ہو اسے موت یا قید کی سزا دی جائے گی، جو پانچ سال سے کم اور پچیس سال سے زیادہ نہ ہوگی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگرچہ اکراہ یا جبر شریعت کی رو سے بھی معتبر ہے اور جس پر جبر واکراہ کیا گیا اس پر حد زنا جاری نہیں ہوگی جیسا کہ اوپر تفصیلاً گزر چکا ہے، لیکن جبر واکراہ کر کے زنا کرنے والے کو وہی سزا ملے گی جو زانی کی سزا ہے یعنی محصن ہونے کی صورت میں رجم اور غیر محصن ہونے کی صورت میں سو کوڑے، جبکہ تعزیرات پاکستان میں اس کے لئے الگ سے سزا مقرر کی گئی ہے۔

شرعی قوانین میں زنا بالجبر کا یہ تصور موجود نہیں کہ جس سے حد زنا میں کوئی فرق آئے بلکہ زنا بالجبر صورت میں صرف جس پر جبر واکراہ کیا گیا اس سے سزا ساقط ہوگی۔ لہٰذا اس دفعہ میں ذکر کی گئی زنا بالجبر کی سزا، حد شرعی سے مختلف اور خلاف شریعت ہے۔ دوسرا یہ کہ تعزیرات پاکستان دفعہ ۳۷۶ میں جبر واکراہ کو صرف عورت کے حق میں تسلیم کیا گیا ہے جبکہ شریعت نے مرد وعورت دونوں کے حق میں حد ساقط ہونے کا سبب بتایا ہے۔

نمبر ۵: بلوغت کے آثار ونشانیاں

تمام حدود اللہ کے اجراء کے لئے یہ شرط کہ محدود بالغ ہو کیونکہ شریعت کے مخاطبین صرف مکلف ہوتے ہیں اور نابالغ چونکہ غیر مکلف ہوتے ہیں اس لئے ان پر حد جاری نہیں ہوگا[26] جیسے حدیث مبارک میں ہے:

"رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن المبتلى حتى يبرأ وعن الصبي حتى يكبر[27]"

ترجمہ: تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کے اعمال پر مؤاخذہ نہیں ہوگا) پہلا مجنون سے افاقہ تک دوسرا سوئے ہوئے شخص سے بیدار ہونے تک اور تیسرا بچے سے بالغ ہونے تک۔

اسی طرح حدود میں اقرار وگواہی کے لئے گواہ کے بالغ ہونے کی شرط عائد کی گئی ہے[28]۔ بلوغت کے لئے ظاہری نشانیوں کو دیکھا جائے گا یعنی لڑکے کو احتلام ہوا ہو یا اس سے کسی عورت کا حمل ٹھہرا ہو۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

بلوغت کی نشانیوں میں عورتوں کی اپنی مخصوص نشانیوں کا اعتبار کیا گیا ہے، جیسے عورت کا حاملہ ہونا یا اس حیض کا آجانا[29]۔ جب یہ نشانیاں ثابت ہو تو اس کے بعد عورت پر حدود اللہ کے موجب جرائم میں حد کا اجراء کیا جائے گا۔

تقابل

حدود آرڈیننس جرم زنا (نفاذ حد) ۱۹۷۹ء میں بالغ کی تعریف کرتے ہوئے کہا گیا کہ بالغ سے وہ شخص مراد ہے جو مرد ہونے کی صورت میں اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچ گیا ہو یا عورت ہونے کی صورت میں بالغ ہو[30]۔

حدود آرڈیننس میں عورت کے بلوغت کی کوئی علامت بیان نہیں کی گئی، بلکہ مطلقاً کہا گیا کہ عورت جب بالغ ہو تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ جبکہ تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۹ میں بالغ کی تعریف ان لفاظ کے ساتھ کی گئی ہے کہ بالغ (Adult) سے ایسا شخص مراد ہے جو مرد ہونے کی صورت میں اٹھاراہ سال کا ہو گیا ہو اور عورت ہونے کی صورت میں اس کی عمر سولہ (۱۶) سال ہو گئی ہو یا سن بلوغت کو پہنچ گیا ہو[31]۔

تعزیرات پاکستان میں اگرچہ عورت کے لئے بلوغت کی عمر سولہ (۱۶) مقرر کی گئی ہے لیکن کسی علامت کا ذکر نہیں کیا گیا، جس طرح شرعی قوانین میں موجود ہے۔

نمبر ۶: حد حرابہ میں مردوں کے ہمراہ شرکت کرنے والی عورت سے حد ساقط ہوگا

حد حرابہ (رہزنی) سے مراد وہ سرقہ ہے جو مندرجہ ذیل پانچ شرائط کے ساتھ ہو:

(۱) قوت وزبردستی حاصل ہو (۲) سرقہ کی تمام شرائط موجود ہو اور رشتہ داروں میں نہ ہو (۳) شہر سے دور ہو (۴) دارالاسلام میں ہو (۵) توبہ سے قبل پکڑے جائیں[32]۔

قرآن کریم میں حد حرابہ کے لئے مختلف سزائیں ذکر کی گئی ہیں، جس کی تفصیل سورۃ المائدۃ کی اس آیت کریمہ میں بیان کی گئی ہے:

"إنما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فسادًا أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع أيديهم وأرجلهم من خلافٍ أو ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم[33]"

ترجمہ: جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب تیار ہے۔

راہزنوں میں سے کسی ایک نے قتل کیا اور باقی کسی نے اس کا ساتھ نہ دیا اور نہ ہی قتل کرنے میں اس کی مدد کی تب بھی تمام پر حد حرابہ جاری کر

دی جائے گی۔ کیونکہ یہ قتل محاربہ کی جزا ہے جس میں کچھ لوگ دوسرے لوگوں کے سہولت کار بنے ہیں[34]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

عورت پر حد حرابہ جاری نہیں کی جائے گی۔ اگر عورت نے مرد راہزنوں کے ساتھ مل ڈاکہ ڈالا تو مردوں پر حد حرابہ جاری کی جائے گی اور عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اگرچہ دوران ڈاکہ صرف عورت نے قتل کیا ہو اور دوسروں نے قتل نہیں کیا لیکن مردوں کو قتل کیا جائے گا اور عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ اگر صرف عورتوں نے ڈاکہ ڈالا اور مال بھی لوٹا اور ساتھ قتل بھی کیا تو تمام کو قتل کیا جائے گا[35]۔

تقابل

حدود آرڈیننس میں عورت کے لئے حد حرابہ سے استثنیٰ کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا اور نہ خاص طور پر صرف عورتوں کے ڈاکے کی سزا درج کی گئی ہے۔

نمبر ۷: حدود و قصاص میں عورت کی گواہی مقبول نہیں

زنا موجب حد کے لئے لازمی ہے کہ اس کو قاضی کے سامنے چار مرد گواہوں کی گواہی سے ثابت کیا جائے[36]۔ زنا کے ثبوت کے لئے کم از کم چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے[37]۔ شہادت کا یہ نصاب قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات کریمہ اور احادیث سے ثابت ہے:

1. "واللاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن أربعة منكم[38]"

ترجمہ: مسلمانوں تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں ان پر اپنے لوگوں میں سے چار مردوں کی شہادت لو۔

2. "والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء[39]"

ترجمہ: اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں۔

3. "لولا جاءوا عليه بأربعة شهداء[40]"

ترجمہ: یہ (افتراء پرداز) اپنی بات (کی تصدیق) کے (لئے) چار گواہ کیوں نہ لائے۔

4. حدیث مبارک میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ[41] سے فرمایا:

"ائت بأربعة يشهدون وإلا فحد في ظهرك[42]"۔

ترجمہ: چار گواہ لاؤ ورنہ تمہیں حد مارا جائے گا۔

ان چاروں گواہوں میں کئی صفات کا ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے یہ صفات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)ذکورت (۲)اسلام (۳)عدالت (۴)حریت (۵)اصالت[43]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

حدود و قصاص کے لئے گواہوں میں جن صفات کا ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے، ان میں ایک ذکورت ہے یعنی گواہ کا مرد ہونا ضروری ہے، لہٰذا حدود میں عورت کی گواہی مقبول نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ کہ حدود کے متعلق حدیث آیا ہے کہ یعنی حدود شبہات سے دفع ہوتے ہیں[44] اور عورتوں کی گواہی میں بدلیت اور تہمت نسیان کی وجہ سے شبہات پیدا ہوتے ہیں[45]۔ اسی طرح حدود و قصاص میں عورتوں کی گواہی کے عدم قبولیت کی دلیل ابن شہاب زہریؒ کی یہ روایت ہے:

"مضت السنة من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم والخليفتين من بعده أن لا شهادة للنساء في باب الحدود والقصاص[46]"۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں خلفاء کا یہ طریقہ رہا کہ حدود و قصاص میں عورتوں کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

البتہ فقہاء کے نزدیک کسی مرد و عورت کے محصن ہونے کے ثبوت کے لئے ایک مرد اور دو عورتیں گواہی قبول کی جائے گی[47]۔ اسی طرح سرقہ کے مقدمے میں بھی اجراء حد کے لئے عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، لیکن مال کا ثبوت کے ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی مقبول ہوگی[48]۔ جبکہ تعزیر کا ثبوت بھی قاضی کی عدالت میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعزیر حقوق العباد میں سے ہے اور اس میں مردوں کی طرح عورتوں کی گواہی مقبول ہوتی ہے[49]۔

تقابل

حدود آرڈیننس جرم زنا (نفاذ حد) ۱۹۷۹ء میں زنا کے مقدمے میں گواہی سے متعلق کہا گیا:

“At least four Muslim adult male witness, about whom the court is satisfied, having regard to the requirements of tazkiyah al-shuhood that they are truthful persons and abstain from major sins , give evidence as eye-witnesses of the act of penetration necessary to the offence[50]”.

ترجمہ: کم از کم چار بالغ وعادل مسلمان گواہ جن کے متعلق عدالت کو تزکیۃ الشہود کی ضروریات کا لحاظ رکھ کر اس بات کا اطمینان ہو کہ وہ سچ بولنے والے اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والے اشخاص ہیں، بطور چشم دید گواہ کے جرم قائم کرنے کے لئے ضروری فعل دخول کی گواہی دیں۔

حدود آرڈیننس اور شریعت اسلامی دونوں میں یکساں حکم دا گیا ہے کہ حدود میں صرف مرد ہی گواہی دینے کے اہل ہوں گے اور عورتوں کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

اسی طرح قصاص کے ثبوت میں گواہی کے متعلق تعزیرات پاکستان دفعہ ۳۰۴ میں کہا گیا کہ قتل عمد مستوجب قصاص کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی میں ہوگا اور پھر تفصیل دیتے ہوئے کہا گیا:

By the evidence as provided in Article 17 of the Qanun-e-Shahadat, 1984 (P.O. No. 10 of 1984)(51).

ترجمہ: بذریعہ شہادت جیسا کہ قانون شہادت ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۱۷ میں قرار دیا گیا ہے۔

قانون شہادت آرٹیکل ۱۷ میں اس کی وضاحت ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے:

"The competence of a person to testify, and the number of witnesses required in any case shall be determined in accordance With the injunctions of Islam as laid down in the Holy Qur'an and Sunnah(52)".

ترجمہ: گواہی دینے کے لئے کسی شخص کی اہلیت اور کسی مقدمے میں گواہوں کی تعداد کا فیصلہ اسلامی احکامات کے مطابق کیا جائے گا، جو قرآن میں مندرج ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وضعی قوانین میں بھی قصاص کے ثبوت کے لئے صرف مرد گواہوں کو اہل قرار دیا گیا کیونکہ قصاص کے مقدمے میں اسلامی احکامات یہی ہے۔

نمبر۸: عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف دیت کے برابر ہوگی

دیت اس مال کو کہا جاتا ہے جو جان کے تلف کرنے کے بدلے قاتل پر واجب ہوتا ہے یعنی یہ تسمیۃ الشئ باسم المصدر کی قبیل سے ہے کیونکہ اس کا اصل ودی ہے جو قاتل کا مقتول کے ولی کو مال دینے کے لئے بولا جاتا ہے(53) اور ارش وہ مال ہے جو جان سے کم یعنی اعضاء کے بدلے واجب ہوتا ہے یعنی زخموں کی دیت کو ارش کہا جاتا ہے(54)۔

قتل عمد کے علاوہ قتل کی دیگر چار قسموں میں قاتل پر دیت واجب ہوتی ہے۔ان میں شبہ عمد، خطاو قائمقام خطا اور قتل بالسبب شامل ہے۔اسی طرح نابالغ بچہ اور مجنون کو قتل کرنے والے پر بھی دیت واجب ہوتی ہے۔ لیکن یہ تمام دیتیں قاتل کے عاقلہ (مددگار برادری) پر واجب ہوتی ہے۔البتہ اگر باپ اپنے بیٹے کو عمداً قتل کرے تو خود اس پر تین سال میں دیت ادا کرنا واجب ہوتا ہے اور مددگار برادری پر کچھ واجب

نہیں ہوتا[55]۔

نفس کے بدلے دی جانے والی دیت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین چیزوں یعنی اونٹ، سونا اور چاندی سے ادا کی جائے گی۔ اونٹوں میں دیت کی مقدار سو (۱۰۰) اونٹ، سونے میں ہزار (۱۰۰۰) دینار اور چاندی میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم ہے[56]۔ البتہ صاحبین کے نزدیک گائے، بکریوں اور کپڑوں سے بھی دیت ادا کی جاسکتی ہے۔ گایوں میں دیت کی یہ مقدار دو سو گائے، بکریوں میں ہزار بکریاں اور کپڑوں میں دو سو (۲۰۰) حلے[57] ہیں[58]۔

عورتوں کے لئے مخصوص حکم

عورت کی دیت مرد کے دیت کے نصف کے برابر ہو گی۔ لہٰذا مرد کی دیت ۱۰۰ اونٹ یا ایک ہزار دینا یا دس ہزار درہم ہے تو عورت کی دیت ان مقادیر کی نصف یعنی ۵۰ اونٹ یا ۵۰۰ دینار یا ۵۰۰۰ ہزار درہم ہو گی[59]۔ اس کی دلیل یہ حدیث مبارک ہے:

"دية المرأة على النصف من دية الرجل[60]"۔

ترجمہ: عورت کی دیت مرد کے نصف دیت کے برابر ہو گی۔

اسی طرح سیدنا علی سے مختلف آثار میں یہی حکم منقول ہے، جیسے علامہ بیہقیؒ نقل کرتے ہیں:

"عقل المرأة على النصف من عقل الرجل في النفس وفيما دونها[61]"۔

ترجمہ: عورت کی دیت جان اور جان سے کم میں، مرد کی نصف دیت کے برابر ہے۔

جبکہ اعضاء کے ارش میں بھی سیدنا علی سے علامہ بیہقی یہی حکم نقل کرتے ہیں:

"جراحات النساء على النصف من دية الرجل فيما قل وكثر[62]"۔

ترجمہ: عورت کے زخم چاہے کم ہو زیادہ، مرد کے نصف ارش جنایت کے برابر ہو گا۔

تقابل

تعزیرات پاکستان دفعہ ۳۲۳ دیت کی مقدار ۳۰۶۳۰ گرام چاندی بیان کی گئی ہے[63] لیکن اس میں عورت کی دیت کے مقدار کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا گیا اور دیت کے معاملے میں مرد و عورت میں کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ لہٰذا یہ وضعی قانون دیت کے معاملے میں شریعت اسلامی سے مطابقت نہیں رکھتا۔

نمبر ۹: قسامت کے ذریعے عورت پر دیت لازم نہ ہو گی

قسامۃ لغت میں حسن وجمال کے معنٰی میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اصطلاحی طور پر اس سے مراد وہ مخصوص قسمیں ہیں جو اہل محلہ سے اس وقت لی جاتی جب ان کے محلہ میں کوئی لاش پائی جائے۔ان قسموں کے لینے کا سبب محلہ یا اس کے قریب میں لاش کا پایا جانا ہوتا ہے(64)۔قسامۃ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر کسی محلہ میں کوئی لاش پائی جائے اور مقتول کا ولی اہل محلہ پر قتل کی دعویداری کر رہا ہو تو اہل محلہ سے پچاس قسمیں لی جائے گی جس میں ہر ایک قسم کھا کر کہے گا کہ میں نے قتل نہیں کیا اور نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ قسم لینے کے لئے افراد کو منتخب کرنے کا اختیار مقتول کے ولی کو حاصل ہوگا اور اگر پچاس سے کم افراد ہو تو بعض افراد سے مکرر قسم لینے کا اختیار بھی حاصل ہوگا، جبکہ مدعی سے قسم نہیں لی جائے گی(65)۔اہل محلہ نے قسم کھا کر قتل سے لاعلمی کا اظہار کیا تو ان پر دیت لازم کر دی جائے گی جو ان کی مددگار برادری تین سال میں ادا کرے گی جبکہ قسم سے انکار کرنے والوں کو قسم کھانے تک قید میں رکھا جائے گا(66)۔

اگر کسی گھر میں تشدد زدہ برآمد ہو اور قاتل معلوم نہ ہو تو تمام اہل محلہ پر دیت لازم نہ ہوگی بلکہ صرف اس گھر کے مالک کے ذمے دیت کی ادائیگی لازم کر دی جائے گی، جس کی گھر میں لاش برآمد ہوئی ہے(67)۔

عورتوں کے مخصوص حکم

قسامۃ کے باب میں عورت کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ ایک عورت اکیلی ایک گھر میں رہائش پذیر ہو اور اس گھر میں لاش پائی جائے، لیکن قاتل معلوم نہ ہو، تو عورت پر قسمیں کھانا لازم ہوگی اور جب وہ قسمیں کھا چکے۔تو مردوں کے برعکس اس پر دیت لازم نہیں ہوگی۔بلکہ دیت کی ادائیگی نزدیکی قبائل پر واجب ہوگی۔

تقابل

پاکستان کے وضعی قوانین میں قسامت کا طریقہ اور اس سے متعلق احکامات شامل نہیں۔

نتائج

اسلام دین فطرت ہے اور اس میں ہر جنس کی جسمانی ساخت اور قوت وقدرت کو دیکھ کر اس کی فطرت کے مطابق احکامات لاگو کئے گئے ہیں۔ زیر نظر آرٹیکل میں شرعی فوجداری قوانین میں سے عورتوں کے ساتھ مخصوص قوانین میں سے نو(۹) کو زیر بحث لایا گیا۔مذکورہ مقامات میں چھ مقامات پر عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں خصوصی رعایت دی گئی ہے،وہ چھ مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

1. رجم میں وضع حمل اور بچے کے دودھ چھڑانے تک مہلت جو کم از کم ڈھائی سال سے زائد بنتی ہے جبکہ مرد کو فوراً رجم کیا جائے گا۔
2. عورت پر کپڑوں سمیت حد کا اجراء کیا جائے گا جبکہ مرد کے جسم سے ستر کے علاوہ کپڑے ہٹائیں جائیں گے۔

3. عورت کو حد زنا میں کوڑوں کے بعد جلاوطن نہیں کیا جائے گا جبکہ مرد کے متعلق حاکم کو جلاوطنی کا اختیار حاصل ہے۔

4. اکراہ کی صورت میں عورت پر حد جاری نہ ہوگا، اگرچہ مرد نے اقرار کیا ہو اور اس پر حد جاری ہوا ہو۔

5. حد حرابہ میں مردوں کے ساتھ عورت ہو تو عورت سے حد ساقط ہوگا جبکہ مردوں پر حد جاری ہوگا۔

6. اکیلی رہنے والی عورت کے گھر ایسی لاش پائی جائے جس کا قاتل معلوم نہ ہو، تو مرد کے برعکس عورت پر دیت کی ادائیگی لازم نہ ہوگی۔

جبکہ صرف دو مقامات پر ظاہراً مرد کو فوقیت حاصل ہے، ایک حدود و قصاص میں عورت کے گواہی کی عدم قبولیت اور دوسرا عورت کی دیت کا مرد کے نصف دیت کے برابر ہونا، لیکن ان دونوں مقامات میں عورت کی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے، اس کے احکام کو مرد سے الگ کیا گیا ہے۔

وضعی قوانین میں سے اکثر شریعت کے مطابق ہے لیکن بعض مقامات پر اجمال سے کام لیا گیا ہے، جس کی طرف آرٹیکل میں اشارہ کیا گیا ہے، لہٰذا اس کی تفصیل و وضاحت ہونی چاہیئے۔ جبکہ بعض مقامات شریعت کے موافق نہیں جیسے مرد و عورت کی دیت کا برابر ہونا، لہٰذا اس میں ترمیم کرکے شریعت کے مطابق کرنا چاہیئے۔

References

1. MukhtasarAl-Mazni, Isma'il Bin Yahya Al-Mazni vol8,pp:68,Dar Al-Ma'rifah, Beirut,1410
2. Sunan Abi Dawood, Kitab al-Hudood, Bab fi Iqamah al-Hadd al-Mariz Hadees no:4472
3. Al-Hidaya, Ali Ibn Abi Bakr Al-Farghani,vol 2,pp:344, Dar Al-Ahya Al-Tarath Al-Arabi, Beirut.
4. Al-Bahr al-Ra'iq, Ibn Najim Zayn al-Din ibn Ibrahim, vol:5,pp: 11, Dar al-Kitab al-Islami
5. Fatwas of India, by the Committee of Ulema under Nizamuddin Balkhi, vol2: pp:147, Dar al-Fikr, Beirut, 1310
6. Sahih Muslim, Kitab al-Hudood, man aitarafa ala Nafsihi Bizina, Hadees no:1696
7. Fath ul-Qadeer, Muhammad ibn Abd al-Wahid al-Siwasi, vol5,pp: 246, without Printing of history.
8. Al-Mustadrik Ala Al-Sahihin, Kitab Al-Hudood, Hadith Number, 8085.
9. Offence against Property (Enforcement of Hadd) Ordinance No.6,1979,Sec:9(7)

10. Al-Hidaya,vol2,pp:341
11. Al-Bahr al-Ra'iq.vol,5,pp:9
12. Tahfat ul Fuqaha, Muhammad bin Ahmad Aladdin Al-Samarkandi, vol,3,pp: 142, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, 1414.
13. Al-Hidaya,vol.2,pp:341
14. Al-Bahr al-Ra'iq.vol5,pp:9.
15. Tahfat ul Fuqaha, Al muhazzab fi fiqh Al Imam al-Shafi'i, Ibrahim ibn Ali al-Shirazi, vol3: pp:344, Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut,
16. Kuwaiti Jurisprudential Encyclopedia, Ministry of Endowments and Islamic Affairs of Kuwait, vol:13,pp :46, Dar Al-Slasal, Kuwait, 1404
17. Al-Binayah, Mahmood Bin Ahmad Badr Ud-Din Al-Aini, vol:6,pp: 288, Dar Al-Kitab Al- Alamiya, Beirut.
18. Fateh al-Qadir, Ibn al-Hammam Kamal al-Din Muhammad ibn Abd al-Wahid,vol 5: pp241, Dar al-Fikr, Beirut.
19. Al-inayah, Muhammad ibn Muhammad ibn Mahmood,vol9,pp:232 Dar al-Fikr, Beirut.
20. Al-Mujam al-Kabir, Bab ul-Ain, Saeed al-Alaf a’n Ibn Abbas,Hadees 11274.
21. Bada'i al-Sana'i, Aladdin Abu Bakr ibn Mas'ud al-Kasani,vol:2,pp:76, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut,1406
22. Tahfat ul Fuqaha,vol:3,pp:273.
23. Fatwas of India,vol:2,pp:150
24. Bada'i al-Sana'I,vol:7,pp:62
25. The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:376 (1)
26. Tabyyen ul Al Haqaiq,Usman bin ali al zaili’vol3,1pp;64,Al maktaba tul kubra al amiria, Al qahirah,1313
27. Sunan Abi Dawood, Kitab Al-Hudood, Bab Fi Al-Majnoon Yasraq O Useeb Haddan, Hadith No.3498
28. Al-Kafi fi Fiqh Ahl al-Madinah, Ibn Abd al-Bar Yusuf bin Abdullah,vol2,pp;886 Maktabah Al riyad al hadisia,Al Riyad,1400
29. Al-Hidaya,vol3,pp:341
30. Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979,Sec:2(A)
31. The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:299 (a)
32. Fatwas of India,vol:2,pp:186
33. Al Maidah Ch5:V33
34. Fath ul-Qadeer,vol5,pp:427

35. Al-Nahr al-Faiq, Siraj-ud-Din Umar ibn Ibrahim ibn Najim al-Hanafi, vol:3,pp: 193, Dar al-Kitab al-Alamiya, Beirut,1422
36. Kitab ul-Umm, Abu Abdullah Muhammad ibn Idris al-Shafi'i,vol 6,pp:165, Dar al-Ma'rifah, Beirut,1410
37. Tahfat ul Fuqaha,vol:3,pp:140
38. Al Nisa,Ch4:V15
39. Al Noor Ch:24,V:4
40. Al Noor Ch:24,V:13
41. Maarif a tus sahabah,Abu Naeem Ahmad bin Abdullah,vol5,pp:2749Dar Al-Watan for Publishing, Riyadh,1419
42. Sharh Muskil Al-Aasar, Ahmad Bin Mohammed Al-Tahawi, vol7,pp: 407, Al-Risalah Foundation, Beirut,1415
43. Al-Mughni Ibn Qudaamah, Abdullah Bin Ahmad Bin Muhammad Bin Qudaamah Vol:10.pp 130, Maktab Al-Cairo, Egypt1388
44. Al-Sunan al-Kubra, Kitab al-Nifaqat,bab bayan Zauf al Khabr alazi ruwia fi qatl almomin bil kafir,Hadees no,15922
45. Al-Binayah,vol:7,pp:369
46. Bada'i al-Sana'I,vol:6,pp:279
47. Al-Bahr al-Ra'iq,vol:5,pp:27
48. Al-Bahr al-Ra'iq,vol:3,pp:130
49. Bada'i al-Sana'I,vol:7,pp:65
50. Offence of Zina (Enforcement of Hadd Ordinance No.7 1979,Sec:8(b)
51. The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:304 (b)
52. Qanun e Shahdat Order 1984,Chapter: II ,Article:17
53. Al-inayah,vol10,pp:270
54. Al Tarifat ul Fiqhiyah, Mohammad Ameem Al-Ihsan Al-Barakati, vol:1,pp: 22, Dar Al-Kitab Al-Umayyah, Beirut,1407
55. Al-Jawahrat Al-Nira, Abu Bakr Bin Ali Al-Zubaidi,vol:2,pp:128, Al matba Al khariah,1322
56. Bada'i al-Sana'I,vol:7,pp:254
57. Al Dur ru Mukhtar,vol:6.pp:547
58. Tahfat ul Fuqaha,vol:3,pp:106
59. Tahfat ul Fuqaha,vol:3,pp:113
60. Sunan al-Kubra lil-Bayhaqi, Intercourse of the chapters of Diyat in Ma Dun Al-Nafs, Chapter Majaa fi Diyat al-Marah, Hadith number,16305

61. Sunan al-Saghir lil-Bayhaqi, Kitab al-Diyat,bab majaa fi diyatil marah w irsh jirahiha Hadees no 3067
62. Previous reference, Hadees no 3066
63. The Pakistan Penal Code, Act XLV of 1860, Sec:323
64. Tahfat ul Fuqaha,vol:3,pp:131
65. Bada'i al-Sana'I,vol:7,pp:286
66. Al natf fi al fatawah al Saadi,vol:2,pp:679
67. Fatwas of India,vol:6,pp:80